ڈاکٹر ظفر حسین ظفر
استاد شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج راولاکوٹ، آزاد کشمیر

کشمیر میں اقبال شناسی: توضیحی مطالعہ

Dr Zafar Hussain Zafar

Department of Urdu, Govt College, Rawalakot, Azad Kashmir

"Iqbal Studies" In Kashmir

The poetry of Iqbal is universal and for all humanity. Despite his universality, Iqbal had love and close association with his motherland Kashmir. He did not completely detach himself from the affairs and the people of Kashmir. He showed deep concern and sorrows on the subjection and slavery of kashmiri people in the last years of his life. Iqbal visited Kashmir on one occasion in his life. The people of Kashmir have close attachment, love and reverence for Iqbal. There are many institutions on the name of Iqbal in the Occupied Kashmir. Among which the most important institute is "Iqbal Institute of Culture and Philosophy University of Kashmir". Under the kind supervision of institute more than seventy thesis of M.Phil and PhD have been written. Extensive lectures on different topics and different competitions are organized. Different books have also been published from this institute, which are valuable addition to 'Iqbaliat'.

اقبال کی شاعری ’’جزو پیغمبری‘‘ ہے اور ’’تلمیذ الرحمٰن‘‘ کی جامع اور مانع اصطلاح اُنھی کے ایک شاگرد ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم نے ان کے لیے استعمال کی ہے۔ ذہنی اور فکری افق کی ان وسعتوں کے باوجود اقبال نے اپنی عمر کے آخری دور میں بھی اپنی کشمیری شناخت کو برقرار رکھا۔ برعظیم کے مسلمان اکابرین کی نگاہ میں کشمیر اور اہل کشمیر ہمیشہ خصوصی اہمیت کے حامل رہے ہیں۔ جولائی ۱۹۳۱ء میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی تشکیل دی گئی تو اقبال بھی اس کے ممبر چنے گئے (مرزا بشیر الدین کے استعفےٰ کے بعد اقبال کشمیر کمیٹی کے قائمقام صدر بھی رہے۔ قادیانی سازشوں کے باعث یہ کمیٹی برقرار نہ رہی)۔ اقبال نے اجداد کی سرزمین سے اپنی روح کا رشتہ جوڑے رکھا۔ آپ کی وفات کے صرف ۹ سال بعد خطبہ الٰہ آباد میں پیش کیا گیا، تصور حقیقت بن گیا لیکن کشمیر اور اہل کشمیر کے لیے تقسیم ہندوستان الم کی ایک نئی داستان کا عنوان بن گیا۔ ریاست جموں و کشمیر کے سینے پر تقسیم

کی ایک لکیر ہے جس نے گزشتہ باسٹھ سالوں میں ان گنت المیوں کو جنم دیا ہے۔سرحد کے آر پار رابطے اور تعلق کا فقدان ہے لیکن فکر اقبال سرحد کے دونوں جانب بلکہ سرحد پار ریاست کے علمی اور فکری حلقوں میں اپنی جداگانہ حیثیت اور معنویت کے نئے افق روشن کر رہی ہے۔

اہل کشمیر نے سرکاری و غیر سرکاری سطح پر علامہ اقبال سے اپنی محبت اور عقیدت کا جا بجا اظہار کیا ہے۔سری نگر ایئر پورٹ سے شہر کی جانب داخل ہوتے ہی ''اقبال پارک'' لاہور کے اقبال پارک کی یاد دلاتا ہے۔اس پارک کے علاوہ ریاست میں کئی ادارے اقبال کے نام سے منسوب ہیں جن میں سب سے اہم اقبال انسٹیٹیوٹ آف کلچر اینڈ فلاسفی یونیورسٹی آف کشمیر ہے،اس ادارے کے جامع اور وقیع کام پر تبصرہ آخر میں ہوگا پہلے دیگر اداروں کا تذکرہ مناسب ہے۔

☆ سنٹرل لائبریری خوبصورت، کشادہ اور پہلی ہی نظر میں متاثر کرنے کے لیے یہ لائبریری کشمیر یونیورسٹی کی سنٹرل لائبریری ہے۔جس میں چھے لاکھ کے قریب کتب ہیں۔اس لائبریری کا نام ''علامہ اقبال لائبریری'' ہے۔
☆ اقبال میموریل انسٹیٹیوٹ سری نگر
☆ اقبال انسٹیٹیوٹ آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی بڈگام
☆ اقبال انسٹیٹیوٹ اننت ناگ
☆ حلقہ ادب راجوری کا قیام ۱۹۷۰ء میں عمل میں لایا گیا
☆ اقبال میموریل ٹرسٹ ۱۹۷۳ء میں قائم ہوا
☆ اقبال اکیڈمی ۱۹۸۶ء میں قائم ہوئی تاکہ فکر اقبال کی ترویج ہو
☆ اسلامک سٹڈی سرکل (غیر سیاسی، غیر سرکاری تنظیم) اقبال میموریل ہائیر سیکنڈری سکول برائے طلبہ/ طالبات قائم کیا
☆ جموں و کشمیر بنک نے اقبال پارک کے علاوہ ''صنعت نگر میں علامہ اقبال کنونشن سنٹر'' قائم کیا۔اس مرکز میں بڑی بڑی تقاریب کا اہتمام ہوتا ہے
☆ اقبال بزم ادب بھدرواہ
☆ اقبال میموریل لائبریری جموں
☆ اقبال انسٹیٹیوٹ آف کلچر اینڈ فلاسفی یونیورسٹی آف کشمیر

یہ ادارہ نسیم باغ میں واقع ہے۔فکرِ اقبال، ذکرِ اقبال اور فہم اقبال کے حوالے سے اس ادارے کی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔

۱۹۷۷ء اقبال کی صد سالہ تقریباتِ سالگرہ کے تسلسل میں مرحوم شیخ محمد عبداللہ نے کشمیر یونیورسٹی میں ''مسند اقبال'' (Iqbal Chair) کے قیام کی منظوری دی۔یہ دنیا کی پہلی اقبال چیئر تھی۔دو سال بعد ۲۱ مئی ۱۹۷۹ء کو ادارے کو ترقی دے کر باقاعدہ تحقیقی انسٹیٹیوٹ بنا دیا گیا۔ادارے کے تعارف نامے میں درج ہے:

"The University of Kashmir established an institute in his name to honour this great son of the soil the poet, philospher whom body claims as his own for he belongs to all and his poetry, his concepts and his philosphy have a universal appeal. Iqbal institute is not confined to the study of Iqbal alone. Infact the verstile of this genius and has multi-dimensional personality, have drawn us into areas which were of special interest to him, thus the institute has, over the

years developed in to an interdisceplinary centre of keen intellectural activity, holorships and research.

انسٹیٹیوٹ نے اپنے دائرہ تحقیق کو درج ذیل میدانوں تک وسیع کر دیا ہے۔

۱۔	اقبالیات	۲۔	تقابلِ ادیان
۳۔	مسلم فلسفہ	۴۔	اقبال اور اردو لٹریچر
۵۔	تصوف	۶۔	اقبال اور فارسی شاعری

ایک کروڑ سولہ لاکھ کی خطیر رقم سے سہ منزلہ ایوانِ اقبال کمپلکس زیرِ تعمیر ہے۔(اکتوبر ۲۰۰۹ء کی بات ہے) اس ادارے کی تعمیر میں موجودہ ڈائریکٹر ڈاکٹر بشیر احمد نحوی کی ان تھک کوششوں کا دخل ہے۔ امید ہے کہ وائس چانسلر پروفیسر ریاض پنجابی کی رہنمائی اور سرپرستی میں یہ کام جلد مکمل ہوگا۔ اس عمارت کی تکمیل کے بعد بقول ڈاکٹر بشیر نحوی ایک شاندار میوزیم کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے۔

۱۹۷۷ء سے ۲۰۱۰ء تک کے ۳۳ سال کشمیر(LOC کے اُس پار) میں اقبالیاتی ادب کے لیے بہت اہم ہیں۔ فکرِ اقبال کی توضیح وتشریح، ترویج واشاعت اور تحقیق وتنقید کے میدانوں میں انسٹیٹیوٹ کے کام کا ایک اجمالی خاکہ زیرِ نظر مضمون میں پیش کیا جائے گا۔ کشمیر کے مخصوص حالات میں معلومات کا تبادلہ ناممکن تو نہیں لیکن دشوار تر ہے۔ ٹیلیفون کی سہولت یک طرفہ ہے، وہ بھی یقینی نہیں۔ آنے جانے میں سیکیورٹی کی سخت گیر منزلوں سے گزرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ اگر یہ مرحلہ شوق طے بھی ہو جائے تو جنت ارضی میں آزادانہ گھومنا پھرنا محال ہے۔ آزادانہ، بے تکلفانہ بات چیت سے لوگ گریزاں رہتے ہیں کہ گزشتہ چھے دہائیوں اور بالخصوص آخری تین دہائیوں نے کشمیر کے لوگوں نے بہت ستم سہے ہیں۔ شک، بدگمانی اور خوف کے باعث لوگ 'محتاط' ہیں۔ اسے حسن اتفاق ہی کہئے کہ اکتوبر ۲۰۰۹ء راقم کو اس ادارے میں جانے کا موقع ملا۔ سری نگر شہر میں چاروں طرف خاکی وردی کی موجودگی میں ایک انجان سا خوف مجھے بھی دامن گیر تھا۔ وقت بہت مختصر تھا۔ حاصل یہی ہے کہ ممتاز اقبال شناس جناب پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد نحوی اور ادارے کے اساتذہ اور سکالرز سے تبادلہ خیالات کا موقع ملا۔ ایم فل، پی ایچ۔ڈی کے بعض مقالوں کو بھی سرسری دیکھا۔ لائبریری سے بھی گزر رہوا۔ اس سب کے لیے جس قدر وقت درکار تھا وہ میسر نہ تھا۔ مضمون کی تیاری میں ذاتی مشاہدات اور ڈائریکٹر جناب بشیر نحوی، ادارے کے اساتذہ اور سکالرز سے معلومات حاصل ہوئیں۔ اس کے علاوہ ادارے کی مطبوعات سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ اس ادارے کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ بین الاقوامی شہرت کے حامل اقبال شناس جناب آل احمد سرور اس کے بانی ڈائریکٹر ہوئے۔ انھوں نے ادارے کے خطوط کار اور منہج کو واضح کیا۔ تحقیق وتدقیق اس ادارے کا مشن ٹھہرا۔ ایم فل، پی ایچ۔ ڈی کے علاوہ ادارے کا ایک منفرد اور قابلِ تقلید کام سیمی نار کا انعقاد تھا۔ ہر سال گویا سیمی نارز کی روایت بن چکی ہے، جن میں اقبال کے فکر وفن اور فکر اقبال کی عصری معنویت پر فکر انگیز مقالہ جات پیش کیے جاتے ہیں۔ سیمی ناروں کا اجمالی تذکرہ مفید ہوگا۔

۱۔	اقبال اور تصوف	اکتوبر ۱۹۷۷ء میں منعقد ہوا
۲۔	اقبال اور مغرب	۳ تا ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۸ء میں منعقد ہوا
۳۔	احیائے اسلام	The Islamic Resurgence جولائی ۱۹۷۹ء
۴۔	جدیدیت اور اقبال	۱۹۸۱ء میں منعقد ہوا
۵۔	جدید دنیا میں اسلام، مسائل اور امکانات	۱۳ اکتوبر تا ۱۸ اکتوبر منعقد ہوا

یہ بڑا ہی اہم نوعیت کا سیمی نار تھا، جس میں ۲۱ مقالات انگریزی زبان میں پیش کیے گئے۔ درج بالا سیمی ناروں کا

افتتاح مرحوم شیخ محمد عبداللہ نے کیا۔

۶۔ ہندوستان میں تصوف ۱۹۸۳ء میں منعقد ہوا۔اس سیمی نار میں ۱۵ مقالات پڑھے گئے

۷۔ اقبال اور اردو نظم اپریل ۱۹۸۴ء میں ہوا جس میں ۸ مقالے پیش ہوئے

۸۔ اردو شعریات ستمبر ۱۹۸۴ء میں ہوا جس میں ۹ مقالات پیش ہوئے

۹۔ اقبال کی شاعری کا استعاراتی نظام مئی ۱۹۹۷ء دوروزہ سیمی نار ہوا سیمی نار میں ۹ مقالات پیش ہوئے

۱۰۔ اقبال کی فارسی شاعری ۸ مقالات پیش ہوئے

۱۱۔ اقبال، خطابت اور شاعری ۸ مقالات پیش ہوئے

۱۲۔ اقبال اور قرآن ۱۹۹۲ء ۹ مقالات پیش ہوئے

۱۳۔ اقبالیات کا تنقیدی جائزہ۔ دو نشستیں۔ پہلی نومبر ۱۹۹۵ء کشمیر یونیورسٹی، دوسری جنوری ۱۹۹۶ جموں یونیورسٹی کل مقالات دو درجن

۱۴۔ اقبال کا فن ۱۹۹۷ء ۱۵ مقالات

۱۵۔ وہ دانائے سُبل ختم الرسلؐ ۱۳ مقالات

۱۶۔ اقبال اور معاصر نظام تعلیم اکتوبر ۲۰۰۰ چھے مقالات

۱۷۔ اقبال اور تعمیر آدمیت ۲۱،۲۲ اپریل ۲۰۰۱ء چھے مقالات

۱۸۔ اقبالیات کے گزشتہ دس سال (ایک تحقیقی وتنقیدی جائزہ) ستمبر ۲۰۰۳ء ۱۶ مقالات

۱۹۔ پروفیسر جگن ناتھ آزاد سیمی نار ۲۰۰۳ء، ۲۳ مقالات

اقبال انسٹیٹیوٹ ہندوستان کا واحد سرکاری ادارہ ہے جہاں اقبالیات پر تحقیق کا کام ہو رہا ہے۔[۱] ۳۴ سالوں پر محیط اقبال فہمی کا یہ سفر جاری ہے۔ کشمیر کے مخصوص سیاسی اور معاشرتی حالات کے اثرات سے یہ ادارہ بھی باہر نہیں رہا ہے۔ ۱۹۷۷ء سے ۱۹۸۸ء تک سیاسی حالات معمول پر تھے، تو اداروں کی سرگرمیاں بھی ان کے منصوبہ عمل کے مطابق جاری تھیں۔ ۱۹۸۸ء کے انتخابات کے نتائج کے نتیجے میں ریاست میں ردِّعمل اور مزاحمت کی ایک عوامی تحریک برپا ہوئی، جس نے ریاست کی سیاست، معاشرت اور تہذیب کا رخ موڑ دیا۔ ۱۹۸۸ء سے تاحال کشمکش کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ بدامنی اور غیر یقینی کے ان روح فرسا حالات میں بھی اقبال انسٹیٹیوٹ کا تحقیقی سفر جاری رہا۔ اقبال نے فرمایا تھا:

آج وہ کشمیر ہے محکوم و مجبور و فقیر
کل جسے اہلِ نظر کہتے تھے ایران صغیر[۲]

اگر ۱۹۹۰ء کے عشرے میں اقبال زندہ ہوتے تو کشمیریوں کی حالت انھیں محکومی، مجبوری اور فقیری سے بھی بدتر نظر آتی لیکن یہ حضرت اقبال ہی کی پیش گوئی تھی کہ:

جس خاک کے ضمیر میں ہو آتش چنار
ممکن نہیں کہ سرد ہو وہ خاک ارجمند[۳]

چناں چہ یونی ورسٹی کی بندش، آتش آہنگ، بارود کے دھوؤں اور جلتے ہوئے کھیتوں اور باغات کے باوجود ان بیس (۱۹۹۰ء سے ۲۰۱۰ء) سالوں میں اقبال انسٹیٹیوٹ نے نور بصیرت عام کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اقبال انسٹیٹیوٹ میں ایم فل، پی ایچ۔ ڈی کا کام ۱۹۷۹ء میں شروع ہوا۔ اب تک ستر سے زائد ایم فل، پی ایچ۔ ڈی کے مقالات لکھے جا چکے ہیں، جن کی تفصیل بذیل ہے:

مقالات۔ایم فل

نمبر شمار	موضوع	مقالہ نگار	نگران
۱۔	مکاتیب اقبال کا تنقیدی جائزہ	محمد امین اندرابی	پروفیسر آل احمد سرور
۲۔	حالؔی اور اکبر کی پیامی شاعری کا تقابلی مطالعہ	نصرت اندرابی	پروفیسر آل احمد سرور
۳۔	اقبال اور کشمیر	فریدہ بانو	پروفیسر آل احمد سرور
۴۔	غالب کا فکر و فن	زاہدہ پروین	پروفیسر آل احمد سرور
۵۔	اقبال کی اردو غزل کا تنقیدی مطالعہ	زرینہ بٹ	پروفیسر آل احمد سرور
۶۔	اقبال اور سوشلزم	نذیر احمد شیخ	ڈاکٹر کبیر احمد جائسی
۷۔	اقبال اور تصوّف	بشیر احمد نحوی	ڈاکٹر کبیر احمد جائسی
۸۔	اقبال اور مہجور (ایک تقابلی جائزہ)	مظفر احمد ناک	ڈاکٹر امین اندرابی
۹۔	کشمیری شعرا پر اقبال کا اثر	محمد شفیع سمبلی	پروفیسر آل احمد سرور+ پروفیسر رحمٰن راہی
۱۰۔	جدید اردو شاعری اور اقبال	سبھاش چندر ایمہ	پروفیسر آل احمد سرور
۱۱۔	اقبال کی نثر کا تنقیدی مطالعہ	محمد امین نجار	ڈاکٹر محمد امین اندرابی
۱۲۔	بانگ درا کی منظری نظمیں	صورت جہاں	ڈاکٹر محمد امین اندرابی
۱۳۔	Iqbal and Kantian Epistemology (A study in comparison)	محترمہ تبسم	محمد امین اندرابی+ غلام رسول ملک
۱۴۔	مشاہیر پر اقبال کی اردو نظمیں	سید شبیر احمد	ڈاکٹر تسکینہ فاضل+ پروفیسر محمد امین اندرابی
۱۵۔	Iqbal on Education (A critical study)	طارق مسعودی	محمد امین اندرابی
۱۶۔	تشکیل جدید کے مسلم اعلام	مشتاق احمد گنائی	محمد امین اندرابی
۱۷۔	Iqbal's concept of God	محترمہ سمیع جان	محمد امین اندرابی
۱۸۔	اقبال اور آزاد کا تصور آزادی	محمد شفیع کھانڈے	بشیر احمد نحوی
۱۹۔	اقبال کی شاعری کے کشمیری تراجم	بشیر احمد غمگین	ڈاکٹر تسکینہ فاضل+ ڈاکٹر شاد رمضان
۲۰۔	اقبال فلسفہ اسرار خودی کے آئینے میں (ایک جائزہ)	سید عبدالمجید اندرابی	ڈاکٹر تسکینہ فاضل
۲۱۔	اقبال کی شاعری کا اصلاحی پہلو	اعجاز اشرف شاہ	بشیر احمد نحوی
۲۲۔	اقبال کی اردو شاعری کے اماکن (ایک مطالعہ)	ظفر اقبال	بشیر احمد نحوی

۲۳۔	مکاتیب اقبال کے ادبی پہلو	شاہ نواز پروین قریشی	تسکینہ فاضل
۲۴۔	اقبال کی اردو شاعری میں تصور اخلاق (ایک مطالعہ)	رخسانہ حسن	بشیر احمد نحوی
۲۵۔	میر غلام رسول نازکی کی شاعری پر اقبال کے اثرات (ایک مطالعہ)	جہاں آرا کاملی	تسکینہ فاضل
۲۶۔	Iqbal's message to youth	شہناز اقبال قریشی	بشیر احمد نحوی+ڈاکٹر حمید نسیم
۲۷۔	اقبال کی فطرت شناسی (بانگِ درا کے حوالے سے)	محمد شمیم	بشیر احمد نحوی
۲۸۔	اقبال کا تصور ولایت	محمد فضل اللہ	بشیر احمد نحوی
۲۹۔	اقبال کا تصور انسان	امیر حمزہ شاہ	بشیر احمد نحوی+ ڈاکٹر محمد یونس گیلانی
۳۰۔	اقبال کی شاعری میں تصور اہلِ بیت	اشتیاق حسین وانی	بشیر احمد نحوی
۳۱۔	اقبال کے تعلیمی تصورات	محمد امین شیخ	ڈاکٹر تسکینہ فاضل
۳۲۔	آل احمد سرور کی اقبال شناسی	نصرت آرا	ڈاکٹر تسکینہ فاضل
۳۳۔	Iqbal's concept of state	پیرزادہ غلام رسول	بشیر احمد نحوی
۳۴۔	پروفیسر عبدالمغنی کی اقبال شناسی	پروینہ حبیب	بشیر احمد نحوی
۳۵۔	اقبال کی شاعری میں اولیا و مشائخ	احسان الحق	بشیر احمد نحوی
۳۶۔	پروفیسر اسلوب احمد انصاری کی اقبال شناسی	محترمہ صغیرہ	بشیر احمد نحوی
۳۷۔	حامدی کاشمیری کی اقبال شناسی	ریاض احمد بٹ	ڈاکٹر تسکینہ فاضل
۳۸۔	اقبال کی اردو شاعری میں پرندوں کی علامتی معنویت (ایک مطالعہ)	مدثر ماجد	ڈاکٹر تسکینہ فاضل
۳۹۔	پروفیسر مرغوب بانہالی بحیثیت اقبال شناس	نصیر احمد	بشیر احمد نحوی
۴۰۔	اقبال اور فنونِ لطیفہ	محترمہ طالع افروز	آل احمد سرور
۴۱۔	Political Ideology of Iqbal	چغیدہ میر	آل احمد سرور+ڈاکٹر سالم قدوائی
۴۲۔	اقبال اور کشمیر	فریدہ بانو	آل احمد سرور
۴۳۔	عرب اماکن اور شعر اقبال، ایک مطالعہ	رئیس احمد شاہ	تسکینہ فاضل
۴۴۔	فقہ اسلامی کی تدوین نو، خطوط اقبال کے آئینے میں	بشیر احمد شیخ	بشیر احمد نحوی
۴۵۔	Iqbal and Milton: A Comperative Study	بلقیس ڈار	بشیر احمد نحوی
۴۶۔	پروفیسر عبدالحق بحیثیت اقبال شناس	شبینہ شبیر	بشیر احمد نحوی

۴۷۔	عبدالوہاب عزام بطور اقبال شناس	دل ربا بشیر	تسکینہ فاضل

مقالات پی ایچ۔ڈی

۱۔	ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم بحیثیت اقبال شناس (ایک جائزہ)	ریاض احمد بٹ	ڈاکٹر تسکینہ فاضل
۲۔	اقبال اور جدید ذہن۔ایک مطالعہ	عرفان احمد ملک	ڈاکٹر تسکینہ فاضل
۳۔	اکبر اور اقبال کی تنقید مغرب	محمد شمیم بٹ	بشیر احمد نحوی
۴۔	ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی اقبال شناسی (ایک تحقیق مطالعہ)	ظہور احمد مخدومی	ڈاکٹر تسکینہ فاضل
۵۔	اقبال کا تصور نسواں	نصرت جبیں	بشیر احمد نحوی
۶۔	خطوط اقبال کا تنقیدی مطالعہ	محمد امین اندرابی	پروفیسر آل احمد سرور
۷۔	اقبال اور ہیومنزم	شفیقہ رسول	پروفیسر آل احمد سرور
۸۔	حالی اکبر اور اقبال کی شاعری کا تقابلی مطالعہ	نصرت اندرابی	پروفیسر آل احمد سرور
۹۔	اردو نظم میں اقبال کا کارنامہ	بلقیس سراج	پروفیسر مسعود حسین خان
۱۰۔	فراق کی شاعری میں ہندوستانی عناصر	تسکینہ فاضل	پروفیسر آل احمد سرور
۱۱۔	شری اروندتھا اقبال کا تلناتمک ادھیان	سی۔ایل رینا	پروفیسر آل احمد سرور
۱۲۔	اقبال اور کشمیر	فریدہ بانو	پروفیسر آل احمد سرور
۱۳۔	اقبال اور سوشلزم	نذیر احمد شیخ	پروفیسر سرور+ڈاکٹر سلیم قدوائی
۱۴۔	اقبال اور تصوف	بشیر احمد نحوی	پروفیسر آل احمد سرور+ضیا الحسن فاروق
۱۵۔	اقبال بحیثیت شاعر فطرت	صورت جہاں	پروفیسر محمد امین اندرابی+پروفیسر غلام رسول ملک
۱۶۔	کلام اقبال کے اعلام ومشاہیر	سید شبیر احمد	پروفیسر محمد امین اندرابی
۱۷۔	Al-Ghazali and Iqbal. Their perspective on education	طارق مسعودی	بشیر احمد نحوی
۱۸۔	فلسفہ اقبال میں اجتہاد کی اہمیت	مشتاق احمد گنائی	بشیر احمد نحوی
۱۹۔	باقیات اقبال کا تنقیدی جائزہ	سید عبدالمجید اندرابی	بشیر احمد نحوی+ڈاکٹر شاد حسین
۲۰۔	معاصر اصلاحی تحریکیں اور اقبال	محمد اعجاز اشرف	بشیر احمد نحوی
۲۱۔	اقبال کا تصور امامت	محمد فضل اللہ	بشیر احمد نحوی
۲۲۔	کلام اقبال کی شرحیں (ایک جائزہ)	محترمہ مدثر ماجد	ڈاکٹر تسکینہ فاضل
۲۳۔	Concept of Time and Iqbal , A Study	شہناز اقبال قریشی	بشیر احمد نحوی

اقبال انسٹیٹیوٹ ایک تحقیقی ادارہ ہے جس کے دائرہ کار پر بات ہو چکی ہے۔مختلف سیمی ناروں میں پیش کیے گئے مقالات کو کتابی شکل میں شائع کر دیا گیا ہے۔ادارے کے تحت ستمبر ۱۹۸۱ء سے تحقیقی اور علمی مجلّہ ’’اقبالیات‘‘ سالانہ شائع ہو رہا

ہے۔اس کے ۱۹ شمارے آ چکے ہیں۔اب تک چھپنے والی کتب کی فہرست بذیل ہے:۔

نمبرشمار	نام کتاب	نام مصنف	سال اشاعت	صفحات
۱۔	اقبال کے مطالعے کے تناظرات	(یہ پروفیسر آل احمد سرور کا ۲۵ جولائی ۱۹۷۷ء کا خطاب ہے، جو اقبال چیئر کی افتتاحی تقریب کے موقع پر کیا گیا تھا)	۱۹۷۸ء	۳۳
۲۔	اقبال اور تصوف	(پروفیسر آل احمد سرور)	اگست ۱۹۸۰ء	۲۵۵
۳۔	اقبال اور مغرب	(مرتب: پروفیسر آل احمد سرور)	۱۹۸۱ء	۲۱۲
۴۔	اقبال مصلح قرنِ آخر	(ڈاکٹر علی شریعتی مترجم کبیر احمد جائسی)	۱۹۸۴ء	۱۰۳
۵۔	محمد اقبال	(میر سید میر شکر مترجم کبیر احمد جائسی)	۱۹۸۰ء	۱۲۶
۶۔	جدید دنیائے اسلام۔مسائل اور امکانات	(مرتب: پروفیسر آل احمد سرور)	۱۹۸۳ء	۳۲۸
۷۔	خطبات اقبال پر ایک نظر	(مولانا سعید احمد اکبر آبادی) (اقبال اکادمی پاکستان سے یہ کتاب دوبارہ ۱۹۸۷ء میں شائع ہوئی)	مارچ ۱۹۸۳ء	۸۸
۸۔	حکمت گوئٹے اور فکر اقبال	(پروفیسر وحیدالدین)	۱۹۸۴ء	۶۴
۹۔	ہماری تعلیمی صورت حال	(پروفیسر آل احمد سرور)	۱۹۸۴ء	۳۱
۱۰۔	تشخص کی تلاش کا مسئلہ اور اقبال	(مرتب: پروفیسر آل احمد سرور)	۱۹۸۴ء	۱۶۴
۱۱۔	جدیدیت اور اقبال	(مرتب: پروفیسر آل احمد سرور)	۱۹۸۵ء	۱۲۴
۱۲۔	اقبال اور اردو نظم	(مرتب: پروفیسر آل احمد سرور)	۱۹۸۶ء	۱۲۰
۱۳۔	ہندوستان میں تصوف	(مرتب: پروفیسر آل احمد سرور)	۱۹۸۷ء	۱۰۱
۱۴۔	تفکر اقبال	(پروفیسر سید وحیدالدین)	۱۹۸۷ء	۴۸
۱۵۔	اردو شعریات	(مرتب: پروفیسر آل احمد سرور)	۱۹۸۷ء	۲۸۰
۱۶۔	اقبال کا ودرشن	(ہندی) ڈاکٹر چمن لال رینا	۱۹۸۷ء	۲۲۰
۱۷۔	اقبال اور غزل	(مرتب: محمد امین اندرابی)	۱۹۸۸ء	۱۹۱
۱۸۔	اقبال کی فارسی شاعری	(مرتب: محمد امین اندرابی)	۱۹۸۹ء	۱۵۲
۱۹۔	اقبال، خطابت اور شاعری	(مرتب: محمد امین اندرابی)	۱۹۸۹ء	
۲۰۔	ہندوستان میں اقبالیات آزادی کے بعد	(جگن ناتھ آزاد)	۱۹۸۹ء	۱۰۹
۲۱۔	سرودِ سحر آفرین	(پروفیسر غلام رسول ملک)	۱۹۹۲ء	۱۶۲
۲۲۔	اقبال اور قرآن	(مرتب: پروفیسر محمد امین اندرابی)	۱۹۹۴ء	۱۷۳
۲۳۔	مفتاح اقبال (۱)	(عبداللہ خاور)	۱۹۹۴ء	۲۳۵
۲۴۔	مفتاح اقبال (۲)	(عبداللہ خاور)	۲۰۰۳ء	۳۰۱
۲۵۔	اقبال اور مابعد التاریخ	(ڈاکٹر عامر حیات حسینی)	۱۹۹۶ء	۲۲۱
۲۶۔	اقبالیات کا تنقیدی جائزہ	(مرتب پروفیسر محمد امین اندرابی)	۱۹۹۷ء	۲۰۰
۲۷۔	اقبال کی جمالیات	(قدوس جاوید)	۱۹۹۸ء	۱۲۹
۲۸۔	اقبال کا فن	(مرتب: پروفیسر محمد امین اندرابی)	۱۹۹۸ء	۲۶۴

۲۹۔	مطبوعات اقبال انسٹیٹیوٹ (ایک توضیحی اشاریہ)	(عبداللہ خاور)	۱۹۹۹ء	۱۶۶
۳۰۔	اقبال ایک تذکرہ	(حکیم منظور)	۲۰۰۰ء	۱۱۳
۳۱۔	وہ دانائے سبل ختم الرسل	(مرتب: بشیر احمد نحوی)	۲۰۰۰ء	۱۲۲
۳۲۔	مطالعہ مثنوی/ اسرار خودی	(ڈاکٹر تسکینہ فاضل)	۲۰۰۰ء	۱۴۷
۳۳۔	تشکیل جدید الہیات اسلامیہ کے مسلم اعلام	(ڈاکٹر مشتاق احمد گنائی)	۲۰۰۰ء	۱۷۸
۳۴۔	اقبال کا تخلیقی شعور	(پروفیسر حامدی کشمیری)	۲۰۰۱ء	۱۵۳
۳۵۔	نفحات اقبال	(مرتب: بشیر احمد نحوی)	۲۰۰۱ء	۲۴۱
۳۶۔	خطبات اقبال کا تنقیدی مطالعہ	(حمید نسیم آبادی)	۲۰۰۲ء	۱۷۴
۳۷۔	رازالوند	(پروفیسر سید حبیب)	۲۰۰۲ء	۱۱۷
۳۸۔	اقبال کی تجلیات	(مرتب: ڈاکٹر بشیر احمد نحوی)	۲۰۰۲ء	۱۵۸
۳۹۔	دوآبہ (مجموعہ تضامین اشعار اقبال)	(مجاز جے پوری)	۲۰۰۴ء	۶۳
۴۰۔	تہذیبی تصادم اور فکر اقبال	(معید الظفر)	۲۰۰۴ء	۱۵۴
۴۱۔	اقبالیات۔گزشتہ دس سال	(تحقیقی وتنقیدی جائزہ) مرتب: بشیر احمد نحوی	۲۰۰۴ء	۱۶۶
۴۲۔	فکر آزاد (پروفیسر جگن ناتھ آزاد کی شاعری اور شخصیت پر مجموعہ مقالات	(مرتب: بشیر احمد نحوی)	۲۰۰۶ء	۲۰۱
۴۳۔	اقبال اور عالم عربی	(ڈاکٹر بدرالدین بٹ)	۲۰۰۷ء	۲۱۴
۴۴۔	اقبال کی تخلیقیت	(پروفیسر قدوس جاوید)	۲۰۰۷ء	۱۹۶
۴۵۔	اقبال۔بحر خیال	(مرتب: بشیر احمد نحوی)	۲۰۰۷ء	۲۴۳
۴۶۔	اقبال۔ایک تجزیہ	(ڈاکٹر بشیر احمد نحوی)	۲۰۰۰ء	۹۷
۴۷۔	جاوید نامہ (آزاد اردو نظم میں ترجمہ)	(مترجم: پروفیسر سید سراج الدین)	۲۰۰۷ء	۳۵۱
۴۸۔	اقبال اور سوشلزم،	ڈاکٹر نذیر احمد شیخ	۲۰۱۰ء	
۴۹۔	نقدالشعر، قدامہ بن جعفر،	(مترجم ڈاکٹر جعفر احراری)	۲۰۰۸ء	
۴۸۔	Tagore, Sir Aurobindo and Iqbal SI Sir Kumar Ghose		۱۹۷۹ء	۷۸
۴۹۔	Some Aspects of Iqba's Poetic Philosphy (Dr, Alam Khundmiri		۱۹۸۰ء	۱۱۲
۵۰۔	The Islamic Resurgence, Edited by A. A Saroor		۱۹۸۲ء	۱۱۸
۵۱۔	Iqbal and Indian heritage (Dr, Chaman Lal Raina		۱۹۸۸ء	۱۵۹
۵۲۔	Islam in the modem world, Problems and prospects (Edited by A. A Saroor)		-	۲۳۱
۵۵۔	Modernity and Iqbal. Edited by A. A. Saroor		۱۹۸۵ء	۱۱۰

۵۶۔ Islam in India: Since independence, Edited by M. A Andrabi

۵۷۔ Iqbal's Reptures melodize education. Prof Sayyed Habib - ۱۵۶

۵۸۔ Iqbal's multiformity, Edited by DR, Bashir Ahmed Nehvi ۲۰۰۱ء ۳۱۸

۵۹۔ Iqbal Idca of self, Prof Muhamamd Rafiudin ۲۰۰۷ء ۶۴

۶۰۔ Iqbal Religio-Philosphical Ideas, Campiled by: Bashir Ahmed Nehvi ۲۰۰۳ء ۱۹۶

۶۱۔ Al-Ghazali and Iqbal: Their perspective on education, Dr, Tariq Masoodi ۲۰۰۷ء ۳۲۶

اس کے علاوہ بین الکلیاتی مباحثے، تقریری مقابلے، بیت بازی، کوئز پروگرام، اقبال کے یوم ولادت ووصال پر مشتمل اجلاس اور اور مضمون نویسی کے مقابلے بھی اقبال انسٹیٹیوٹ کے مستقل پروگرامات میں شامل ہیں۔ یہ تمام مقابلہ جات سکول اور کالجوں کی سطح پر ریاستی بنیاد پر منعقد ہوتے ہیں، جن کا موضوع اقبال ہی ہوتا ہے۔

حالات کے نشیب وفراز کے باوجود اقبال اور اقبال کی فکر سے آگہی اور محبت کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ کشمیر میں ہر مقرر اپنی تقریر، ہر خطیب اپنے خطبے اور ہر مدرس اپنی تدریس کو کلام اقبال کے ذریعے مؤثر بناتا ہے۔ آج بھی شعر اقبال کشمیر میں ابلاغ (Communicatio) کا عمدہ ذریعہ ہے۔ یہ انفرادیت بھی کشمیر انسٹیٹیوٹ (سری نگر) کو حاصل ہے کہ اقبال کے اشعار پر مشتمل لاکھوں اسٹکرز سرکاری خرچ پر شائع کئے گئے ہیں۔ درودیوار کو فکر تازہ سے مزین کیا گیا۔ کئی کشمیری دانش وروں، یونی ورسٹی اساتذہ اور بعض سیاست دانوں سے ملاقات کا اتفاق ہوا۔ اقبال کے اردو اور فارسی شعروں کا برجستہ استعمال بھی محبت ہی کی ایک ادا ہے۔ فکر اقبال کی عصری معنویت اجاگر کرنے کے لیے اقبال انسٹیٹیوٹ (سری نگر) کے توسیعی خطبات کا سلسلہ بھی پاکستان میں اقبالیاتی اداروں کے لیے ایک قابلِ تقلید مثال کا درجہ رکھتا ہے۔ ''اقبال کے ہم عصر ادباء وشعرا (کشمیری) نے اس دور میں ان کا رنگ اور آہنگ اختیار کیا۔ اس سلسلہ میں منشی محمد الدین فوق، منشی سراج الدین، چودھری خوشی محمد ناظر، خلیفہ عبدالحکیم، ڈاکٹر محمد رفیع الدین، غلام احمد مہجور، عبدالاحد آزاد جیسے ادبا وشعرا سابق الاوّلون کا درجہ رکھتے ہیں۔''(۴) غلام احمد مہجور کو کشمیری زبان میں اقبال کا ترجمان کہا جاتا ہے۔

پروفیسر جگن ناتھ آزاد اقبال کے شیدائی تھے۔ جگن ناتھ آزاد کشمیری نہ تھے بلکہ ان کی پیدائش میانوالی (پنجاب) میں ہوئی لیکن اقبال سے تعلق کی بنیاد پر ''آپ نے اپنے عظیم کتب خانے کو اقبال لائبریری کشمیر یونیورسٹی کو عطیہ کرنے کی وصیت کی تھی۔ اس کتب خانے کی قیمت (آج سے کئی سال پہلے) بیس لاکھ بتائی جاتی ہے۔ اس عالی ظرفی کے اعتراف میں کشمیر یونیورسٹی نے ان کے نام پر ہر سال اقبالیات کے شعبے میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے سکالر کے لیے ایک گولڈ میڈل دینے کا فیصلہ کر دیا۔''(۵) کشمیر یونیورسٹی کی طرف سے حال ہی میں منعقدہ کانووکیشن میں اقبال انسٹیٹیوٹ آف کلچر اینڈ فلاسفی میں پی۔ ایچ ڈی اقبالیات میں تین بہترین کارکردگی دکھانے والے اسکالرز کو پروفیسر جگن ناتھ آزاد گولڈ میڈل سے نوازا گیا۔ گولڈ میڈل یافتہ اسکالرز کے نام بذیل ہیں:

۱۔ ڈاکٹر محمد سید فضل اللہ (آئی۔ اے۔ ایس) کمشنر/سیکرٹری ٹرانسپورٹ (گورنمنٹ آف جموں اینڈ کشمیر)

۲۔ ڈاکٹر سید اقبال قریشی، اسسٹنٹ سیکرٹری تو وی سی، اسلامک یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اونتی پورہ کشمیر

۳۔ڈاکٹر ریاض توحیدی، لیکچرر سکول آف ایجوکیشن جموں وکشمیر

یہ بھی محبت ہی کے اظہارات ہیں۔ایسی مثالیں ذاتی اغراض کی اس دینا میں عنقا ہیں۔یہ اعزاز بھی کشمیر کا حصہ ہے کہ دنیا مین پہلی اقبال چیئر کشمیر یونیورسٹی ۱۹۷۷ء میں قائم ہوئی۔اسی کی تقلید میں جامعہ پنجاب میں اقبال چیئر قائم ہوئی۔ بزم اقبال (سابقہ نام اقبال میموریل ٹرسٹ) ۱۹۷۳ء میں قائم ہوئی۔۱۹۷۵ء میں اس بزم کے اہتمام سے ٹورسٹ ریسپشن سینٹر سری نگر میں یوم اقبال منایا گیا جس میں سب مندوب فرش پر بیٹھے تھے اور پہلی بار شیخ محمد عبداللہ، مولوی محمد فاروق اور سید میر قاسم ایک ہی پلیٹ فارم اور ایک ہی مجلس میں بیٹھے تھے۔یہی وہ یادگار یوم اقبال ہے جس میں کشمیر یونیورسٹی میں اقبال چیئر قائم کرنے کی مانگ کی گئی۔(۶) اقبال چیئر کے سلسلے میں اس دلچسپ واقعہ کا ذکر بے محل نہ ہوگا کہ پہلی عالمی اقبال کانگریس (لاہور ۱۹۷۷) کے موقع پر جناب جگن ناتھ آزاد نے جنرل محمد ضیاءالحق مرحوم سے بے تکلفانہ پوچھا! کیا پاکستان میں اقبال چیئر قائم ہے؟ جنرل صاحب کو علم نہ تھا۔انھوں نے قریب کھڑے ہوئے وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی ڈاکٹر خیرات محمد ابن رسا کی طرف دیکھا جواب ملا ''نہیں'' آزاد صاحب نے قدرے فاتحانہ انداز سے کہا ''کشمیر یونیورسٹی پنجاب یونیورسٹی سے آگے نکل گئی۔''

اس گفتگو کا نتیجہ تھا کہ جنرل صاحب نے کانگریس کے موقع پر پنجاب یونیورسٹی میں اقبال چیئر قائم کرنے کی ہدایات جاری کر دیں اور بعدازاں اس پر پروفیسر محمد منور (مرحوم) کا تقرر ہوا۔(۷)

اقبال پر سب سے پہلا سوانحی مقالہ محمد الدین فوق (کشمیری) اور سب سے پہلی کتاب مولوی احمد الدین (کشمیری) نے لکھی۔(۸) اس کتاب کا نام ''اقبال'' تھا، جو کہ کلام اقبال پر مشتمل تھی۔اسی زمانے میں اقبال کے پیش نظر ''بانگ درا'' کی اشاعت تھی اقبال کی ناراضی پر اس محبّ اقبال نے کتابوں کے سارے نسخے نذر آتش کر دیئے۔

کشمیر کے ساتھ اقبال کی محبت اس درجے گہری اور جذباتی تھی کہ وہ چھپائے نہ چھپتی تھی۔کشمیر سے کوئی عام مزدور بھی آتا اقبال کے ہاں اس کی بہت توقیر کی جاتی۔حتیٰ کہ ''جب بالن لے کر بھی کوئی کشمیری آتا تو اس کے اسے خوب دام دیے جاتے اور اسے کھانا بھی کھلایا جاتا۔''(۹)

اپنے وطن سے صدیوں کی جسمانی جدائی کے باوجود وہ کشمیری نمکین چائے پیتے تھے۔کشمیر سے تعلق رکھنے والے بزرگ اور ہم عصر شخصیات سے اقبال کا خصوصی تعلق تھا۔شاہ ہمدان، غنی کشمیری، انور شاہ کشمیری، محمد الدین فوق، غلام احمد مہجور، عبدالصمد ککرو، منشی سراج الدین، خلیفہ عبدالحکیم، ڈاکٹر محمد رفیع الدین جیسے لوگوں سے اقبال کا خصوصی تعلق تھا۔یہ بات بھی تذکرے کے قابل ہے اور اقبال کی زندگی میں شاید یہ پہلا واقعہ ہے جب ایک کشمیری پیرزادے نے ہی اقبال کو حالت کشف میں رسول اللہ کے پہلو میں کھڑے دیکھا جس کا تذکرہ علامہ نے اپنے والد محترم کے نام خط میں یوں کیا ہے:

''قریباً چار ماہ کا عرصہ ہوا کہ مجھے ایک گمنام خط آیا جس کا مضمون یہ تھا کہ نبی کریمؐ کے دربار میں تمھاری ایک خاص جگہ ہے جس کا تم کو علم نہیں۔اگر تم فلاں وظیفہ پڑھا کرو تو تم کو بھی اس کا علم ہو جائے گا۔وہ وظیفہ خط میں درج تھا۔میں نے اس خیال سے کہ وہ گمنام تھا اس کی طرف توجہ نہ دی۔اب وہ خط میرے پاس نہیں ہے معلوم نہیں ردی میں مل ملا کر کہاں چلا گیا۔پرسوں کا ذکر ہے کہ کشمیر سے ایک پیرزادہ مجھ سے ملنے آیا، اس کی عمر تیس پینتیس سال کی ہوگی۔شکل سے شرافت کے آثار معلوم ہوتے تھے۔گفتگو سے ہُشیار اور سمجھدار اور پڑھا لکھا معلوم ہوتا تھا مگر پیشتر اس کے کہ وہ مجھ سے کوئی گفتگو کرے مجھ کو دیکھ کر بے اختیار زار و قطار رونے لگا۔میں نے سمجھا کہ شاید مصیبت زدہ ہے اور مجھ سے کوئی مدد مانگتا ہے، استفسار حال کیا تو کہنے لگا کہ کسی مدد کی ضرورت نہیں، مجھ پر خدا کا فضل ہے، میرے بزرگوں نے خدا کی ملازمت کی اب میں اس کی پنشن کھا رہا ہوں۔رونے کی وجہ خوشی ہے نہ غم۔مفصلکیفیت پوچھنے پر اس نے کہا کہ کشمیر میں میرے گاؤں

نوگام میں جو سری نگر کے قریب ہے، میں نے عالم کشف میں نبی کریمؐ کا دربار دیکھا۔ صف نماز کے لیے کھڑی ہوئی تو حضور سرورِ کائناتؐ نے پوچھا کہ محمد اقبال آیا ہے کہ نہیں؟ معلوم ہوا کہ محفل میں نہیں ہے اس پر ایک بزرگ کو اقبال کو بلانے کے لیے بھیجا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ ایک جوان آدمی جس کی داڑھی منڈی ہوئی تھی اور رنگ گورا تھا مع ان بزرگ کے صف نماز میں داخل ہو کر سرورِ کائناتؐ کے دائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ پیرزادہ صاحب کہتے ہیں کہ اس سے پہلے میں آپ کی شکل سے واقف نہ تھا، نہ نام معلوم تھا۔ کشمیر میں ایک بزرگ مولوی نجم الدین صاحب ہیں جن کے پاس جا کر میں یہ سارا قصہ بیان کیا تو انھوں نے آپ کی بہت تعریف کی وہ آپ کو آپ کی تحریروں کے ذریعہ جانتے ہیں، گو انھوں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا۔ اس دن سے میں نے ارادہ کیا کہ لاہور جا کر آپ سے ملوں گا۔ سو محض آپ کی ملاقات کے لیے میں کشمیر سے سفر کیا ہے اور آپ کو دیکھ کر مجھے بے اختیار رونا اس واسطے آیا کہ مجھ پر میرے کشف کی تصدیق ہوگئی کیوں کہ جو شکل میں نے آپ کی حالت کشف میں دیکھی اس سے سرمو فرق نہ تھا۔

اس ماجرہ کو سن کر مجھ کو معاً وہ گمنام خط یاد آیا جس کا ذکر میں نے اس خط کی ابتدا میں کیا ہے۔ مجھے سخت ندامت ہو رہی ہے اور روح نہایت کرب و اضطراب کی حالت میں ہے کہ میں نے کیوں وہ خط ضائع کر دیا۔ اب مجھ کو وہ وظیفہ یاد نہیں جو اس خط میں لکھا تھا۔ آپ مہربانی کر کے اس مشکل کا کوئی علاج بتائیں، کیوں کہ پیرزادہ کہتے تھے کہ آپ کے متعلق جو کچھ میں نے دیکھا وہ آپ کے والدین کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ جو کچھ انھوں نے کہا ہے بالکل صحیح ہے کیوں کہ میرے اعمال تو اس قابل نہیں ہیں۔ ایسا فضل ضروری ہے کہ دعا کا ہی نتیجہ ہو لیکن اگر حقیقت میں پیرزادہ صاحب کا کشف صحیح ہے تو میرے لیے لاعلمی کی حالت سخت تکلیف دہ ہے۔ اس کا یا تو کوئی علاج بتائیے یا مزید دعا فرمائیے کہ خدا تعالیٰ اس گرہ کو کھول دے''۔ (۱۰)

صرف کشمیر ہی میں نہیں مشرق و مغرب میں اقبال کی ''دریافت'' اور اس کے افکار کی عصری معنویت پر تحقیق و جستجو کا سفر جاری ہے۔ گویا: ع یہ ایک مردِ تن آساں تھا تن آسانوں کے کام آیا۔ (۱۱)

حوالہ جات

۱۔ بشیر احمد نحوی، جامعہ کشمیر اور اقبالیات، اقبال انسٹیٹیوٹ آف کلچر اینڈ فلاسفی سری نگر، ۲۰۰۹ء، ص ۵

۲۔ محمد اقبال، کلیاتِ اقبال (اردو) اقبال اکادمی پاکستان، بار ہشتم، ۲۰۰۷ء، ص ۲۹۷

۳۔ کلیاتِ اقبال اردو ص ۲۴۷

۴۔ مقالہ مشتاق احمد گنائی، جامعہ کشمیر و اقبالیات، ص ۳۹۰

۵۔ جامعہ کشمیر اور اقبالیات، ص ۳۹۲

۶۔ جامعہ کشمیر اور اقبالیات، ص ۳۸۸۔۳۸۷

۷۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، مقالہ جامعہ کشمیر اور اقبالیات، ص ۳۹۶۔۳۹۵

۸۔ جگن ناتھ آزاد، اقبال اور کشمیر، علی محمد اینڈ سنز، سری نگر کشمیر، ۱۹۷۷ء ص ۱۲

۹۔ غلام نبی خیال، اقبال اور تحریک آزادیٔ کشمیر، اقبال اکادمی پاکستان طبع اوّل، ۱۹۹۹ء، ص ۶۱

۱۰۔ کلیاتِ مکاتیب اقبال، جلد دوم، مرتب، مظفر حسین برنی، اردو اکادمی دہلی، ۱۹۹۳ء صفحات ۱۷۵۔۱۷۷

۱۱۔ کلیاتِ اقبال اردو، ص ۴۸۶